# جامعہ کے لیل ونہار

رپورٹ:۔ابو برزہ میر پوری

## مؤرخ اسلام علامہ مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ کے اعزاز میں ایک پروقار تقریب

جامعہ سلفیہ فیصل آباد وطن عزیز پاکستان میں جماعت اہل حدیث کا مرکزی دار العلوم ہے۔اس میں دینی اور عصری علوم کی تدریس وتعلیم کا بڑا عمدہ انتظام ہے۔جامعہ سلفیہ میں تعلیم وتعلم کے حوالے سے آئے روز پروگرام اور تقاریب کا اہتمام ہوتا رہتا ہے اور نامور اہل علم اور ماہر تعلیم اپنے ارشادات عالیہ سے جامعہ کے اساتذہ کرام اور طلباء کو مستفید کرتے ہیں 3 مئی 2015ء کو اسی سلسلے کی ایک منفرد تقریب کا انعقاد کیا گیا۔اس تقریب کے روح رواں مؤرخ اسلام مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ تھے اور یہ تقریب انہی کی جماعتی اور تصنیفی خدمات کے اعزاز میں منعقد کی گئی تھی۔مؤرخ اسلام مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب جماعت اہل حدیث کا عظیم سرمایہ ہیں۔ان کا شمار عصر حاضر کے اونچے لکھاریوں میں ہوتا ہے۔آپ پندرہ سال مولانا سید داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے سیکرٹری رہے،برسوں ہفت روزہ الاعتصام لاہور کے مدیر رہے،مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ابتدائی دور کے ناظم دفتر آپ تھے۔بلاشبہ ان کا شمار مرکزی جمعیت اہل حدیث کے بانی ارکان میں ہوتا ہے۔جب اپریل 1955ء میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی بنیاد رکھی گئی تو جامعہ کے حجر اساسی کی اس تقریب میں مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب بھی موجود تھے۔الاعتصام کی ادارت سے علیحدگی کے بعد بھٹی صاحب ادارہ ثقافت اسلامیہ سے منسلک ہوگئے اور آپ نے وہاں کئی عربی کتابوں کے اردو تراجم کیے اور کئی شاندار کتب تالیف وتصنیف کیں۔1996ء میں ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور سے ریٹائرمنٹ کے بعد بھٹی صاحب نے اپنی یادداشتوں کو قلمبند کرتے ہوئے مختلف شخصیات کے حالات وواقعات اور خاکے لکھنے شروع کیے اس سلسلے میں ان کی پہلی کتاب ”نقوش عظمت رفتہ“ اشاعت پذیر ہو کر قارئین کے ہاتھوں میں پہنچی تو بھٹی صاحب کے لکھے گئے شخصی خاکوں کا شہرہ ہر سو ہونے لگا اور اپنے پرائے سبھی ان کے اسلوب نگارش کی دلکشی کی داد دینے لگے۔اس کے بعد ان کی کتنی ہی کتابیں پے در پے شائع ہوئیں اور انہوں نے داد وتحسین وصول کی۔بزم ارجمنداں، کاروان سلف، قافلہ حدیث، صوفی محمد عبداللہ، تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری، تذکرہ مولانا غلام

رسول قلعوی، برصغیر کے اہل حدیث خدام قرآن، ہفت اقلیم، دبستان حدیث، گلستان حدیث، چمنستان حدیث، برصغیر میں اہل حدیث کی سرگذشت، اہل حدیث کی اولیات، برصغیر میں اہل حدیث کی آمد، غرض یہ سب کتب محترم بھٹی صاحب کے پر بہار قلم کا عظیم شاہکار ہیں۔ان میں علمائے اہل حدیث کی خدمات قرآن وحدیث کے ساتھ ان کی تعلیمی، تدریسی، تبلیغی اور تصنیفی خدمات کا تذکرہ اس خوبصورتی سے کیا گیا ہے کہ قاری اس میں محو ہو کر رہ جاتا ہے بھٹی صاحب کی انہی خدمات کے بادصف جامعہ سلفیہ میں ایک پُر وقار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب اپنے برادر صغیر جناب سعید احمد بھٹی صاحب کے ہمراہ جامعہ سلفیہ تشریف لائے تو چودھری یاسین ظفر، مولانا حافظ مسعود عالم، شیخ الحدیث، مولانا حافظ عبدالعزیز علوی اور جامعہ کے دیگر اساتذہ کرام نے ان کا پُر تپاک استقبال کیا نماز ظہر کے بعد جامعہ کی مسجد میں قاری محمد ریاض صاحب کی تلاوت سے تقریب کا آغاز ہوا۔اس کے بعد چودھری یاسین ظفر صاحب نے بڑے جچے تلے الفاظ میں بھٹی صاحب کا تعارف اور سوانحی خاکہ بیان کیا اور ان کی کتابوں کے نام لے کر ان کی تفصیل بیان کی۔ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ ہمارے جامعہ کے ایک استاد مولانا فاروق الرحمان یزدانی صاحب، اپنی کلاس کی بھٹی صاحب سے ملاقات کروانا چاہتے تھے۔لیکن ہم نے فیصلہ کیا کہ کیوں نہ جامعہ میں بھٹی صاحب کے اعزاز میں ایک تقریب کے ذریعے سب طلباء سے بھٹی صاحب کی ملاقات کروائی جائے۔اس تقریب میں بعض مشاہیر اور اکابر علماء کرام نے بھٹی صاحب کے بارے اپنے اپنے تاثرات بھی بیان کئے۔

مولانا حافظ عبدالعزیز علوی صاحب نے بھٹی صاحب کے اپنے قرابت داروں کے ساتھ بے لوث تعلق کو بیان کیا اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ بھٹی صاحب اپنے مسلک کے بے لوث مبلغ ہیں۔انہوں نے اپنے دوست اور بھارت کے سابق صدر گیانی ذیل سنگھ کا تذکرہ لکھتے وقت اس میں زیادہ تذکرہ اہل حدیث کا کیا ہے۔مولانا حافظ عبدالاعلیٰ رحمانی صاحب نے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری اور دیگر علماء کی مثال دے کر فرمایا کہ بھٹی صاحب نے اس نہج سے مسلک اہل حدیث کے لئے کام کیا ہے۔

مولانا حافظ مسعود عالم صاحب نے بھٹی صاحب کی آپ بیتی ''گزر گئی گزران'' کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ بھٹی صاحب کا اسلوب تحریر بہت عمدہ ہے اور اتنا دلچسپ ہے کہ جب قاری ان کی تحریر پڑھنا شروع کرتا ہے تو اس میں محو ہو جاتا ہے۔محقق اہل حدیث، مولانا ارشاد الحق اثری صاحب اپنے تاثرات میں فرمانے لگے کہ بھٹی صاحب اپنی تحریروں میں قاری کو اس طرح دہلی، بنارس، کلکتہ، لاہور اور

پنجاب کے علاقوں کی سیر کراتے ہیں جیسے کوئی انگلی پکڑ کر لیے پھرتا ہو۔مولانا محمد یوسف انور صاحب نے اپنے تاثرات میں بیان کیا کہ جس حکمت ودانائی سے ہمارے اکابر نے دین اسلام اور مسلک اہل حدیث کے فروغ میں کام کیا بھٹی صاحب نے ان کی اس مساعی کو خوبصورتی سے اپنی تحریروں میں بیان کیا ہے۔

آخر میں اس تقریب کی روح رواں شخصیت مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب نے بڑا دلچسپ اور پُر مغز خطاب فرمایا۔انہوں نے کچھ باتیں تو جامعہ کی تاسیس کے حوالے سے بیان کیں اور اپنی تقریر میں بعض دلچسپ واقعات سنا کر سامعین کو محظوظ کیا۔انہوں نے جامعہ کے احباب کا شکریہ بھی ادا کیا جنہوں نے ان کے اعزاز میں اتنا بڑا پروگرام منعقد کیا۔اس تقریب کی کامیابی اور جامعہ کے احباب کی محبت دیکھ کر بھٹی صاحب کی وفور مسرت سے آنکھیں نم ہوگئیں۔جامعہ سلفیہ کی طرف سے بھٹی صاحب کو ان کی جماعتی اور تصنیفی خدمات پر شیلڈ اور ایک لاکھ روپے نقد دیئے گئے۔اور بھٹی صاحب کی پُر سوز دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔تقریب میں مورخ اہل حدیث علامہ محمد اسحاق بھٹی کے سوانح نگار، کہنہ مشق لکھاری جناب غازی محمد رمضان یوسف سلفی صاحب نے خصوصی شرکت کی۔

اس تقریب کے موقع پر مختلف قسم کے بینرآویزاں کئے گئے تھے جن پر بھٹی صاحب کے بارے مشاہیر کے اقوال درج تھے۔جامعہ سلفیہ کی طرف سے بھٹی صاحب کی تمام کتب پر مشتمل کتابوں کی نمائش بھی لگائی گئی تھی۔جو کہ علماء کرام،طلباء اور سامعین کی توجہ کا مرکز بنی رہی۔اس کے علاوہ پر کتابوں کا ایک اسٹال مکتبہ قدوسیہ لاہور کی طرف سے لگایا گیا تھا۔اس تقریب کے موقع پر ہی بھٹی صاحب کی تازہ قلمی کاوش ''چمنستان حدیث'' مکتبہ قدوسیہ کی طرف سے شائع ہوکر مارکیٹ میں آئی۔اس کتاب میں بھٹی صاحب نے جامعہ سلفیہ کے بعض اساتذہ کا تذکرہ بڑی محبت سے لکھا ہے۔

بہر حال مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں یہ تقریب انتہائی دلچسپ اور کامیاب رہی۔بعدازاں طلبہ نے حضرت بھٹی صاحب سے آٹوگراف لیے اور مختلف موضوعات پر گفتگو کی اور بہت عقیدت ومحبت کا اظہار کیا اور شام 6 بجے جناب محترم بھٹی صاحب کو پورے اعزاز واکرام اور ادب واحترام سے رخصت کیا۔

اللہ تعالیٰ حضرت بھٹی صاحب کو صحت وایمان سے مزین لمبی عمر عطا فرمائے (آمین)